# سوال

(408) مرد عورت کے خرچ کا ذمہ دار ہے مگر اسے تنگی میں نہ ڈالا جائے

# جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے اور میری بیوی کے درمیان مالی معاملات کے بارے میں بہت زیادہ اختلافات رہتے ہیں وہ مجھ سے ہر وقت مہنگی اشیاء کا مطالبہ کرتی رہتی ہے اور میری مالی حالت اس کی اجازت نہیں دیتی، میں نے شادی سے پہلے اسے اور اس کے میکے والوں کو اپنی مالی حالت کے بارے میں بھی بتایا تھا۔ اب میں اور وہ ہمیشہ جھگڑے میں رہتے ہیں وہ مجھے بخیل اور میں اسے فضول خرچ ہونے کا الزام لگاتا ہوں، اب مجھے اس مشکل میں کیا کرنا چاہیے جو کہ علیحدگی تک جا پہنچی ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیوی کے حقوق میں سے عظیم حق یہ ہے کہ خاوند اس پر خرچ کرے اور اس کا نان ونفقہ برداشت کرنا بندے کےلیے اللہ تعالیٰ کے قرب اور اطاعت کا بہت بڑا ذریعہ ہے نفقہ ان اشیاء پر مشتمل ہے کھانا پینا، لباس، رہائش، اور بیوی اپنے بدن اپنی بہتر رونق قائم رکھنے کےلیے جس چیز کی محتاج ہو۔ آپ نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ آپ کی بیوی نفقہ میں کمی کا شکایت کرتی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ مرد ہی عورتوں پر خرچ کرنے والے ہیں ان کا خرچہ مردوں کے ہی ذمہ ہے اور اسی وجہ سے انہیں گھر میں سربراہی اور عورتوں پر فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ :

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں۔"(النساء: 3.4)

خرچہ کے وجوب پر قرآن وسنت اور اہل علم کا اجماع دلالت کرتا ہے۔

قرآن میں ہے کہ :

وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۲۳۳ ... سورة البقرة

"اور جن کےبچے ہیں ان کے ذمہ ان کا روٹی کپڑا ہے جو دستور کے مطابق ہو ہر شخص اتنی ہی تکلیف دیا جاتا ہے جتنی اس میں طاقت ہو۔"

اوایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ٦ ... سورة الطلاق

"اوراگروہ حمل والیاں ہوں توان پر خرچ کروحتی کہ وہ اپنا حمل وضع کردیں۔"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

"عورتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں انہیں تم نے اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ حاصل کیا ہے اوران کی شرمگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمے کے ساتھ حلال کیا ہے اوران کا تم پرنان ونفقہ اورلباس (واجب) ہے اچھے طریقے کے ساتھ۔" (مسلم (1218) کتاب الحج باب حجۃ النبی)

حضرت عمرو بن حواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرواور میری نصیحت قبول کرو وہ تو تمہارے پاقیدی ہیں تم ان سے کسی چیز کے مالک نہیں لیکن اگروہ کوئی فحش کام اورنافرمانی وغیرہ کریں توتم انہیں بستروں سے الگ کردواورانہیں مارکی سزادو لیکن شدیداورسخت نہ مارواگر تووہ تمہاری اطاعت کرلیں توتم ان پر کوئی راہ تلاش نہ کرو۔ تمہارے تمہاری عورتوں پر حق ہیں اور تمہاری عورتوں کے بھی تم پر حق ہیں۔ (ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ) جسے تم ناپسند کرتے ہووہ اسے تمہارے گھر میں داخل نہ ہونے دیں خبردار! تم پران کے حق بھی ہیں کہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرواورانہیں کھانا پینا اوررہائش بھی اچھے طریقے سے دو۔" (حسن صحیح ابن ماجہ (1501) ارواء الغلیل (1997) ترمذی (1163) کتاب الرضاع باب ماجاء فی حق المراۃ علی زوجھا احمد (3/426) ابوداود (3334) ابن ماجہ (1851)

اورمعاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم پر کسی ایک بیوی کا حق کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم خودکھاؤ تواسے بھی کھلاؤ اورجب خودلباس پہنو تو اسے بھی پہناؤ اوراس کے چہرے کوبدصورت نہ کہو اورچہرے پر نہ مارو۔" (حسن صحیح۔ صحیح ابوداود (1875) کتاب النکاح باب فی حق المراۃ علی زوجھا ابوداود (2142) ابن ماجہ (1850) کتاب النکاح باب حق المراۃ علی الزوج ابن حبان (4175)

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کہا کہنا ہے:

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے:

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں عورت کے نان ونفقہ اورلباس کا وجوب پایا جاتا ہے اوروہ خاوند کی حسب استطاعت ہوگا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچہ ولباس کو بیوی کا حق قرار دیا ہے۔ توپھر خاوند حاضر ہو یاغائب ہر حال میں عورت کو یہ دینا ہوگا اوراگر اس کے پاس فی الوقت یہ موجود نہ ہو توخاوند کے ذمہ واجب حقوق کی طرح یہ بھی قرض شمار ہوگا۔

اوروہب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک غلام نے انہیں کہا کہ میں بیت المقدس میں ایک مہینہ قیام کرنا چاہتا ہوں توعبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے کہنے لگے کیا تونے اس مہینے کا اپنے گھر والوں کو خرچہ دے دیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ تووہ کہنے لگے اپنے گھر واپس جاؤ اورانھیں ایک ماہ کا راشن دے کر آؤ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

"آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ وہ جس کی کفالت کرتا ہے اسے ضائع کردے۔" (صحیح ابوداود، ابوداود (1692) کتاب الزکاۃ باب فی صلۃ الرحم ارواء الغلیل (894) صحیح الجامع الصغیر (4481)

صحیح مسلم کی روایت میں یہ لفظ ہیں :۔

"آدمی کےلیے یہی گناہ کافی ہے کہ جس کی خوراک کا ذمہ دار ہے اس سے (ہاتھ) روک لے۔"(مسلم(996)کتاب الزکاۃ باب فضل النفقۃ عی العیال والمملوک نسائی(295) احمد(2/160)حاکم(1/451)حمیدی(599)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ذمہ دار سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا کہ آیا اس نے ان کی حفاظت کی یا انہیں ضائع کردیا حتیٰ کہ مرد سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔"(حسن صحیح صحیح الجامع الصغیر(1774)

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ کی قسم!تم میں سے کوئی ایک جنگل میں جاکر لکڑیاں کاٹے اوراسے اپنی پٹھ پر اٹھا کربیچے اوراس کے ساتھ غنا حاصل کرے اوراس میں سے صدقہ وخیرات کرے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرے اور پھر وہ اسے دے یا نہ دے اور اوپر والا(دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے ہاتھ) سے بہتر ہے،اور جو لوگ آپ کی کفالت میں ہیں ان سے شروع کرو۔"(مسلم(1042)کتاب الزکاۃ باب کراھۃ لمسالۃ لناس بخاری(2074)کتاب البیوع باب کسب الرجل وعملہ بیدہ ترمذی(680)کتاب الزکاۃ باب ماجاء فی النھی عن المسالۃ نسائی(2583)احمد(7493)شرح السنۃ للبغوی(1615) بیھقی(4/195)حمیدی(1056)ابن حبان(3387)

امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ جب شوہر بالغ ہوں توان پر ان کی بیویوں کا نان نفقہ بالاتفاق واجب ہے صرف نافرمان بیوی کا واجب نہیں یہ بات امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کی ہے۔(المغنی لابن قدامہ(7/564)

مذکورہ بالادلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ آدمی پراس کے گھر والوں کا خرچہ اوران کی ضروریات پوری کرنا واجب ہے اور بہت ساری احادیث میں اس کی بطور خاص فضیلت بھی بیان کی گئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ بیوی کو بھی یہ علم ہونا چاہیے کہ خاوند پر صرف اسی حساب سے خرچ واجب ہے جس قدر اس میں طاقت ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے :

لِيُنفِق ذو سَعَةٍ مِن سَعَتِهِ وَمَن قُدِرَ عَلَيهِ رِزقُهُ فَليُنفِق مِمّا ءاتىٰهُ اللَّهُ لا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفسًا إِلّا ما ءاتىٰها... ٧ ... سورة الطلاق

"کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اس میں سے (حسب توفیق) دے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔

اس لیے بیوی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مطالبات میں کثرت کرکے اپنے خاوند کے معاملات میں مشکلات اور دشواری پیدا کرے۔ کیونکہ ایسا کرنا حسن معاشرت نہیں۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب آپ بیوی کے جائز مطالبات کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے معقول مطالبات مان لیں اور بیوی کو بغیر احسان جتلائے اور بغیر تکلیف دیے یہ یاددہانی کرائیں کہ آپ نے اس کے کتنے مطالبات پورے کیے ہیں جب طاقت تھی توانہیں کتنی جلدی پورے کردیا کرتا تھا اور بیوی کو اس پر راضی کریں کہ جب طاقت ہوگی تو پھر ایسا ہی ہوگا لیکن ابھی فوری طور پر مزید مطالبات سے رک جائے۔

اسی طرح اس سے بڑے نرم لہجے میں بغیر کسی لڑائی اور غصہ کے گفتگو کریں اوراسے سمجھائیں کہ جو کچھ وہ مانگ رہی ہے وہ باقی خرچہ پر اثرانداز ہوگا مثلاً گھر کے کرایہ وغیرہ پر اگر وہ نہیں مانگے گی تو یہ سب خرچے آسان ہوجائیں گے۔ اس طرح کی بات کرکے ممکن ہے آپ اسے کچھ مطالبات میں کمی کرنے پر راضی کرسکیں۔ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ مالی کمی اس وقت جاتی رہتی ہے۔ جب کوئی اچھی بات اوراچھے وعدے کیے جائیں، حسن خلق اور اچھا معاملہ اس تنگی کو جس میں آپ مبتلا ہیں ختم کردے گا اس لیے آپ صبر و تحمل اوراچھے انداز سے معاملات کو چلائیں اوراس کے ساتھ ساتھ بیوی کو نصیحت کرتے رہیں۔

اگراس کے باوجود بھی زندگی میں تنگی ہواور آپ دونوں کے درمیان حالت اس حدتک پہنچ جائے کہ آپ دونوں کسی صورت بھی اکھٹے نہ رہ سکتے ہوں تو پھر ایسی حالت میں طلاق مشروع ہے اویہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایسی حالت میں طلاق ہی دونوں فریقوں کےلیے بہتر ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

"اوراگروہ دونوں علیحدہ ہوجائیں تواللہ تعالیٰ اپنی وسعت سے ہر ایک کو غنی کردے گا اوراللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور جاننے والاہے ۔"(النساء :130) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## [فتاویٰ نکاح و طلاق]

# ص493

### محدث فتویٰ